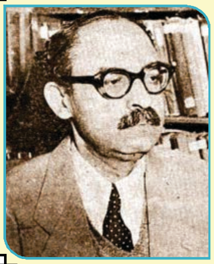

چراغ حسن حسرؔت

پیدائش: ۱۹۰۲ء
وفات: ۱۹۵۵ء
تصانیف: کشمیر، حسرت کاشمیری، سرگزشتِ اسلام، سرکارِ مدینہ، قائدِ اعظم، حرف وحکایت، مردم دیدہ

اَدب آموزوں کے نام

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ : ۱- کسی منظر کی تفصیل ذوقِ جمالیات کے اعتبار سے بیان کر سکیں۔ ۲- روزمرہ زندگی میں اردو زبان کو اظہار وابلاغ کے لیے استعمال کر سکیں۔ ۳- گفتگو یا عبارت سُن کر سنجیدہ/ مزاحیہ / طنزیہ پہلوؤں کی تفہیم کر سکیں۔ ۴-روزمرّہ زندگی میں اُردو زبان کو اظہار وابلاغ کے لیے استعمال کر سکیں۔

سعدؔی نے گلستاں میں لکھا ہے: ''لقمان را پُرسیدند ادب از کہ آموختی؛ گفت از بے ادباں''۔[۱] پچھلے دنوں ایک کتاب دیکھنے کا اتفاق ہوا جس کے سرِورق پر ہماری نظریں جم کے رہ گئیں۔ کتاب کا نام ہے ''بے وقوفوں سے عقل سیکھو''۔ کتاب کے نام سے نظر پھسل کر مصنف کے نام پر پہنچتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں اپنے سوالوں کا جواب مل گیا۔

لقمان نے یہ تو کہہ دیا کہ میں نے ادب بے ادبوں سے سیکھا ہے، لیکن اپنے ''ادب آموزوں'' کے نام نہیں بتائے۔ اس کتاب میں یہ خامی نہیں کہ ''عقل سکھانے والے'' کا نام بھی بتا دیا گیا ہے۔ افسوس ہے کہ ہم نے نہ تو یہ کتاب پڑھی، نہ کبھی مصنف سے ملے اور اس طرح عقل سیکھنے کا ایک بہت اچھا موقع کھو دیا۔

اکبرؔ الہ آبادی کے کلام کی شہرت ہوئی تو ایک مولوی صاحب نے اخباروں میں چھپوا دیا کہ میں اکبرؔ کا اُستاد ہوں اور انھیں اس زمانے سے جانتا ہوں جب وہ اسکول میں پڑھتے تھے۔ لوگوں نے اکبرؔ سے اس سلسلے میں اِستفسار کیا تو انھوں نے جواب دیا: ''مدّت ہوئی ایک مولوی صاحب مجھے علم سکھاتے تھے اور میں انھیں عقل سکھاتا تھا۔ نہ مجھے علم آیا نہ انھیں عقل۔ یعنی ہم دونوں کو اپنی کوششوں میں سخت ناکامی ہوئی۔''

علم اور عقل ایسی چیزیں نہیں جن کا مول تول نہ کیا جا سکے۔ لوگوں نے عقل اور علم دونوں کا وزن بھی معلوم کر لیا ہے۔

۱- ترجمہ: لقمان سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے ادب کس سے سیکھا، لقمان نے جواب دیا: بے ادبوں سے۔

بلکہ علم اور عقل کا تناسب بھی بتادیا ہے۔ مثلاً: فارسی کی مشہور ضرب المثل ہے کہ یک من علم رادہ من عقل باید۔[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علم اور عقل دونوں ایسی چیزیں ہیں جو منوں کے حساب سے تُل کے بکتی ہیں۔

اور یہ جو ہم لوگ کہتے ہیں کہ عقل بڑی کہ بھینس تو اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ عقل بھینس سے بڑی ہے۔ عقل کا وزن معلوم ہو گیا۔ جسامت کی تعیین ہو گئی تو باقی کیا رہا؟ ''تعلقاتِ عامہ'' کا محکمہ ''نیک نامی'' کے مول تول میں مصروف ہے۔ اگر اس کے بہ جاے ''عقل و علم'' کی ایک آدھ کھیپ منگوالی جاتی اور ایک من علم اور دس من عقل کے حساب سے تقسیم کر دی جاتی تو ہماری بہت سی مشکلیں حل ہو جاتیں۔ ''نیک نامی'' اچھی چیز ہے لیکن ان دنوں نیک نامی سے زیادہ عقل و علم کی ضرورت ہے۔

کسی گاؤں سے ایک شخص بستر خریدنے لاہور آیا۔ اِتفاق سے دُکان دار شاعر تھا اور مولانا سیمابؔ اکبر آبادی سے مُدّتوں اِصلاح لیتا رہا تھا۔ اس نے دو چار بستر بند دکھا کے کہا:

''چودھری صاحب ملاحظہ فرمایئے۔ اس بستر بند میں کتنی شعریت ہے؟''

چودھری صاحب نے فرمایا: ''ہمیں سیریت نہیں مجبوطی چاہیے۔''

تعلقاتِ عامہ کا محکمہ یوں ہی ''سیریت'' کے پھیر میں پڑا ہے۔ حال آں کہ ''سیریت'' کی ضرورت ہے نہ نیک نامی کی، بلکہ اسے صرف ''مجبوطی'' چاہیے۔

(ماخوذاز: حرف وحکایت)

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) مذکورہ سبق میں شیخ سعدیؔ کی کون سی کتاب کا ذکر کیا گیا ہے اور کیوں؟

(ب) بے ادبوں سے ادب کیسے سیکھا جا سکتا ہے؟

(ج) مصنف نے نیک نامی سے زیادہ عقل و علم کو کیوں ضروری قرار دیا ہے؟

(د) اکبرالہ آبادی کی وجہِ شہرت کیا تھی؟ اور سبق میں کیا ذکر کیا گیا ہے؟

(ہ) عقل اور علم کے متعلق کوئی پانچ اقوال/ محاورے تحریر کیجیے۔

سوال ۲: شیخ سعدیؔ کی مزید کسی کتاب کا نام تحریر کیجیے۔

سوال ۳: اکبرؔالہ آبادی کی کوئی بھی ایک مشہور مزاحیہ نظم کا نام یا پانچ متفرق اشعار تلاش کر کے تحریر کیجیے۔

---

[1] ترجمہ: ایک من علم کے لیے دس من عقل چاہیے۔

سوال ۴: اپنے ذوقِ جمالیات کی بنیاد پر کسی ایک منظر کی جزئیات بیان کیجیے۔

شہر میں آغازِ صبح کا منظر/ کسی میلے کا منظر/ برسات سے پہلے اور بعد کی صحرائی زندگی۔

سوال ۵: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱- مولوی صاحب نے اخباروں میں چھپوا دیا:

(الف) اشتہار (ب) کہانی (ج) لطیفہ (د) سپاس نامہ

۲- عقل بڑی ہے کہ:

(الف) بکری (ب) بھینس (ج) اونٹنی (د) چیونٹی

۳- مولانا سیمابؔ اکبر آبادی تھے:

(الف) صحافی (ب) مصنف (ج) شاعر (د) ڈاکٹر

۴- دکان دار کے بستر بند دکھاتے ہوئے لفظ شعریت استعمال کرنے کی وجہ تھی:

(الف) چودھری صاحب پر اپنی علمیت کا رعب جمانا (ب) مدتوں شعر کی اصلاح سے مشکل الفاظ کی عادت

(ج) تاکہ چودھری صاحب کوئی شعر سنانے کا مطالبہ کریں (د) شاعرانہ انداز میں گفتگو کرنے کی عادت

۵- ضرب المثل "یک من علم را ده من عقل باید" کا مطلب ہے:

(الف) علم اور عقل کو تولا جا سکتا ہے (ب) یہ دونوں چیزیں بازار میں دستیاب ہیں

(ج) علم کے مقابلے میں عقل کا وزن کم ہے (د) علم حاصل کرنے کے لیے عقل چاہیے

☆ کالم نگاری: کالم کے لغوی معنی قطار، کھمبا، ستون، مینار اور صفحے کا حصہ ہیں۔ اصطلاحی معنی میں کالم کسی مستقل عنوان کے تحت اخبار یا رسالے میں باقاعدہ تحریر کو کہتے ہیں جس کا انداز شگفتہ اور غیر رسمی ہوتا ہے۔

سرگرمیاں

۱- طلبہ کسی تحریر یا تقریر میں موجود سنجیدہ/ مزاحیہ/ طنزیہ پہلوؤں کی نشان دہی کریں گے۔

۲- طلبہ حاصلِ مطالعہ کے طور پر اپنی ڈائری میں سنجیدہ/ مزاحیہ اور طنزیہ اقوال اور جملے جمع کریں گے۔

۳- طلبہ کسی مقامی یا پاکستانی اخبار میں کسی مخصوص موضوع پر کالم لکھیں گے۔

برائے اساتذہ

۱- طلبہ کو ترغیب دیجیے کہ اپنی روزمرہ زندگی میں عمدہ اُردو الفاظ و محاورات اظہار و ابلاغ کے لیے استعمال کریں۔

۲- طلبہ کے ذوق کو فروغ دینے کے لیے "گلستان" اور "کلیات" اکبر آبادی سے کچھ شعر منتخب کر کے طلبہ کو سنائیے اور ان سے بھی تلاش کروائیے۔